# شریعت، فضل اور ایمان

## لسانی نکتہ نگاہ سے

A Lingustic Apporch To The Word Law, Grace And Faith

By: Hunain Wakas Khan

تحریر و تحقیق: حُنین وقاص خان

# شالوم علیخم

الفاظ صرف چند حروف اور اعراب کا مجموعہ نہیں ہوتے جنہیں آپس میں ملانے سے کوئی مخصوص آواز پیدا ہو۔ انسانی زندگی میں الفاظ کا تعلق اس سے کہیں زیادہ گہرا ہے۔ کسی بھی زبان کے الفاظ زبان بولنے والے کے ترجمان ہوتے ہیں۔ ہر لفظ میں اس زبان کے بولنے والے کی سوچ پنہاں ہوتی ہے کہ وہ اپنے ارد گرد کے ماحول کو کیسے دیکھتا، سمجھتا اور بیان کرتا ہے۔ اسی طرح ہر لفظ کا ایک یا ایک سے زیادہ معانی ہوتے ہیں جو ہمیں اہلِ زبان کے نظریاتِ زندگی یعنی انکے رہن سہن، انکی ثقافت اور معاشرے کے متعلق بہت اہم معلومات فراہم کرتے ہیں۔ کتابِ مقدس قدیم سامی ثقافت، معاشرے اور طرزِ فکر کے تحت لکھی گئی ہے جسے سمجھنا بائبل مقدس کی درست تفسیر کے لئے سب سے اہم اور بنیادی قدم ہے۔ اگرچہ عہدِ جدید آج یونانی زبان میں موجود ہے تاہم عہد نامہ جدید کے یونانی متن کے پیچھے کارفرما سوچ، نظریات اور ادب خالصتاً سامی (قدیم عبرانی یا اسرائیلی) ہے۔ لہذا کتابِ مقدس میں مستعمل الفاظ انکے مصنفین کی نظر سے سمجھنے کے لئے لازم ہے کہ مصنفین کی زبانوں، معاشرے اور طرزِ فکر سے واقفیت حاصل کی جائے۔ اور اپنی زبان میں ان قدیم الفاظ کا ترجمہ کرتے ہوئے انکے پیچھے موجود نظریات کو مدِ نظر رکھا جائے۔

کتابِ مقدس بلاشبہ ادب کا بہترین نمونہ ہے جو صدیوں کا سفر طے کر کہ ہم تک پہنچا ہے۔ خُدا تعالی نے انسانوں سے کلام کرنے کے لئے "الفاظ" کا ہی انتخاب کیا جنہیں مختلف ادوار میں بائبل کے مصنفین الٰہی تحریک سے ہماری ہدایت کے لئے قلم بند کرتے رہے تاہم وقت آنے پر ان قدیم تحریروں کے تراجم کی ضرورت پڑی اور ہوتے ہوتے آج بائبل دنیا کی تقریباً چھوٹی بڑی زبان میں موجود ہے۔ ان تراجم نے جہاں کلامِ خُدا کو اپنی زبان میں پڑھنے اور سمجھنے میں بے حد آسانی پیدا کی ہے وہاں الہامی کتب کی اصل زبانوں سے دور بھی کیا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ آج ہم اپنی زبانوں میں بائبل کے تراجم سے اتنے مانوس ہو چکے ہیں کہ اکثریت کتابِ مقدس کی اصل زبانوں سے ناواقف ہے کتابِ مقدس کی زبانوں (عبرانی، آرامی اور یونانی) کو خُدام اور رہبران تک محدود کر دیا گیا اور کلام کے عام قاری کو ان سے بالکل بھی واقفیت نہیں۔

کلام کے مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہر زندہ زبان ہر وقت ارتقاء کے مراحل سے گزرتی رہتی ہے۔ نئے نظریات اور اشیاء کے لئے نئے الفاظ ایجاد ہوتے ہیں، دیگر زبانوں سے الفاظ ادھار لئے جاتے ہیں اور اکثر الفاظ اپنے معانی بدلتے رہتے ہیں۔ جیسے چند دہائیوں پہلے تک انگریزی لفظ Gay سے مراد خوشحال یا پر لطف تھی تاہم آج جدید انگریزی میں اس لفظ سے مراد ہم جنس پرست مرد حضرات ہیں۔ اسی طرح بہت سے الفاظ ادبی کتب کا حصہ تو ہوتے ہیں مگر روزمرہ کی عام بول چال میں انہیں متروک تصور کر لیا جاتا ہے یا انکی جگہ کسی دوسری زبان کے الفاظ کو استعمال کیا جاتا ہے ۔ مثلاً رکابی (Plate) طشتری (Soccer) باورچی خانہ (Kitchen) وغیرہ۔ بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل ہونے پر اپنے معانی یکسر بدل لیتے ہیں جیسے، عربی لفظ انحصار کے معنی محصور ہونا ہیں۔ (محاصرہ، محصور، حصیر اسی سے ہیں) مگر اردو میں اس کے معانی دارومدار، بھروسا اور آسرا وغیرہ ہیں۔ اسی طرح عربی ضابطہ کے معانی مظبوط پکڑ والی، حفاظت کرنے والی، یا قوی ہیں۔ لیکن اردو میں اس سے مراد، اصول، قاعدہ، دستور، آئین یا قانون وغیرہ ہیں۔ یہ لسانی ارتقاء بائبل کے ہمارے مطالعہ پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

زیرِ نظر تحریر میں شریعت، فضل اور ایمان جیسے الفاظ پر جو کہ بلاشبہ دورِ حاظر میں اہلِ کلیسیاء کیلئے اپنے آپ میں عقائد و تعلیم کا درجہ رکھتے ہیں قدیم بائبلی نظریات، معاشرے اور تہذیب و تمدن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے روشنی ڈالی گئی ہے تاکہ موجودہ دور کے قارین جب کتابِ مقدس میں ان الفاظ کا مطالعہ کریں تو وہ ان قدیم اسرائیلی مصنفین کی طرزِ فکر اور نظریات سے بخوبی واقف ہوں۔

| لفظ | عبرانی | تحت اللفظ ترجمہ | یونانی | تحت اللفظ ترجمہ |
|---|---|---|---|---|
| شریعت | תּוֹרָה | تَوراہ Torah | νόμος | نوموس Nomos |
| فضل | חֵן | خین Chen | χάρις | خَرِس Charis |
| ایمان | אֱמוּנָה | ایمونہ Emunah | πίστις | پِستِس Pistis |

## • شریعت

لفظ شریعت عربی اسم شَرُع سے ماخوذ ہے اور اسکے معانی اُردو لغت میں یوں مرقوم ہیں:

شرع۔(عربی مونث) بالفتح راہ راست، وہ راہ راست جو خُدائے تعالی نے بندوں کے واسطے پیدا کی اور جسکا حکم فرمایا، آئین، مذہب، قانون، دستور، راہ، طور طریقہ، سمرتی، دھرم شاستر۔[۱]

لفظ شریعت یا انگریزی لفظ Law قانون، آئین یا دینی ضابطہ کا تصور پیش کرتا ہے۔ مگر جب ہم اس لفظ کے پیچھے موجود عبرانی الفاظ کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہمیں ایک مختلف تصویر نظر آتی ہے جسکے معانی اور استعمال مندرجہ بالا معانوں سے یکسر الگ ہے۔ لفظ شریعت یا Law عبرانی (תּוֹרָה) توراہ کا ترجمہ ہے۔

لفظ توراہ کا ترجمہ شریعت کرنا ایسا ہی جیسے لفظ والد کا ترجمہ مودب کیا جائے۔ اگرچہ ایک باپ اولاد کے لئے بہترین مودب ضرور ہوتا ہے تاہم باپ کا کردار اس سے کہیں زیادہ ہے۔ بالکل اسی طرح لفظ توراہ میں الہٰی قانون کا مفہوم اگرچہ ضرور موجود ہے تاہم توراہ صرف قانون یا ظابطہ تک محدود نہیں اسکے معانی اس سے کہی زیادہ ہیں۔[۲]

لفظ توراہ کتاب مقدس میں سب سے پہلے پیدایش ۲۶:۵ میں استعمال ہوا ہے جہاں ابرہام کے متعلق بیان ہے کہ انہوں نے خُداتعالی کے آئین اور قوانین کی اعطات کی۔

دورِ جدید میں روزمرہ کی عام عبرانی بول چال میں اس لفظ کے معانی یوں مستعمل ہیں:

۱، ہدایات ۲، تعلیم ۳، توراہ کی پانچ کتابیں، اسفار خمسہ ۴، نظریہ، نظام ۵، کوئی کتاب جس میں سائنس کی کسی شک کے متعلق اصول درج ہوں۔

(لفظی: اس نے نشاندہی کی، اس نے ہدایات کی، اس نے سکھایا)[۳]

اسکے علاوہ اس لفظ کے معانی بطور دینی اصطلاح یوں سمجھتے جاتے ہیں کہ:

۱، ہدایات، نصیحت، ایوب ۲۲:۲۲۔ ۲، قانون شریعت (Law) موسوی شریعت ملاکی ۴:۴

آرامی/سُریانی אוֹרָיְתָא عربی التوراۃ (قُرآن ۴۷:۵)[۴]

תּוֹרָה کا ترجمہ اردو بائبل میں، آئین (پیدایش ۲۶:۵) شریعت (خروج ۱۲:۴۹) شرع (احبار ۶:۹، ۱۴، ۲۵) تعلیم (امثال) ۴:۲ وغیرہ کیا گیا ہے۔

مگر توراہ کے معانی اس سے کہیں زیادہ وسیع ہیں، کتاب مقدس (جو کہ بلاشبہ قدیم عبرانی یا کلاسیکی عبرانی کا سب سے مستند اور بہترین ذریعہ ہے) میں مستعمل الفاظ کے معانیوں کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے ہمیں کتاب مقدس کی طرف رجوع کرنا لازم ہے۔ لفظ توراہ عبرانی جڑ یاراہ יָרָה (یود، ریش، ہے) سے ماخوذ ہے۔ اور جیسا ہم جانتے ہیں کہ سامی زبانوں میں ایک ہی مادہ سے بننے والے الفاظ اپنے اندر ایک سا مفہوم رکھتے ہیں۔ مثلاً عربی ع، ل، م = علم، معلوم، عالم، معلم، تعلیم۔ ان تمام الفاظ میں انکی جڑ کا بنیادی مفہوم ''علم'' یا ''جاننا'' موجود ہے۔ بالکل اسی طرح اگر ہم لفظ یاراہ اور اس سے بننے والے دیگر الفاظ پر غور کریں تو ہمیں توراہ کو سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔

لفظ یاراہ יָרָה کے لفظی معانی نشانہ، ہدف، پھینکنا، داغنا اور اُنڈیلنا وغیرہ ہیں[۵]۔ اور مجازی معانوں میں اس سے مراد سکھانا، تعلیم دینا، تربیت کرنا، دکھانا، یا نشان دہی کرنا (انگلی سے) وغیرہ ہیں[۶]۔ کتاب مقدس کے اردو ترجمہ میں اس لفظ اور اس سے بننے والے الفاظ کا ترجمہ: سکھانا (خروج ۴:۱۲، ۱۵۔ ۲۴:۱۲) سیراب ہونا (امثال ۱۱:۲۵) چھیدنا (خروج ۱۹:۱۳) تیر انداز (۲ سموئیل ۱۱:۲۴) راستہ دکھانا (پیدایش ۴۶:۲۸) تربیت (۲ سلاطین ۱۲:۲۔۱) دکھانا، راہنمائی کرنا (خروج ۱۵:۲۵) استاد، معلم (امثال ۵:۱۳ یسعیاہ ۳۰:۲۰) ڈالنا (خروج ۱۵:۴ یشوع ۱۸:۶) چلانا (۱سموئیل ۲۰:۲۰) مارنا (۲سموئیل ۱۱:۲۰) وغیرہ کیا گیا ہے۔

لہذا یاراہ سے مراد، تعلیم دینا، تربیت کرنا، نشانہ سادھنا، یا رہنمائی کرنا ہیں[7] اور یہی معانی لفظ توراہ کا بنیادی مفہوم بھی ہیں۔ یاراہ سے بنا ایک اور عبرانی لفظ ہمیں توراہ کے معانی سمجھنے میں مدد فراہم کرتا ہے اور وہ لفظ מוֹרֶה جسکے معانی استاد، معلّم (یسعیاہ۹:۱۵)۔ یا تیر انداز (۱سموئیل ۲۰:۳۶) ہو سکتے ہیں اور یہ دونوں الفاظ "نشاندہی" کے معانی ظاہر کرتے ہیں۔ یہ معلومات ہمیں خُدا کے کردار کو سمجھنے میں بھی مدد فراہم کرتی ہیں کہ خُدا کوئی جابر حاکم نہیں جس نے کسی سلطنت پر قوانین، آئین اور ضابطے تھوپ دیئے ہوں بلکہ عبرانی بائبل میں خُدا ایک شفیق باپ، ایک استاد ہے جس نے اپنی اولاد کے لئے نصیحتیں اور ہدایات فراہم کی ہیں۔ (امثال ۴:۲ مقابلہ کریں متی ۲۹:۱۱) توراہ کا بنیادی مفہوم انسانوں کے لئے ہدایت یا نصیحت ہے اور عہد عتیق کی دنیا میں لفظ توراہ سے یہی معانی مراد لئے جاتے تھے۔ یوں لفظ توراہ/توریت اپنے اندر تعلیم، تربیت، نصیحت، ہدایت اور نشاندہی کے وسیع معانی رکھتا ہے جو صرف موسیٰ کی پانچ کتب تک محدود نہیں بلکہ اسکا اطلاق تمام الہامی کتب پر بھی کیا جا سکتا ہے۔ (۱ تمتھیس ۳:۱۶)

عہد عتیق یا تناخ (پرانے عہد نامہ کیلئے عبرانی اصطلاح) کا یونانی ترجمہ[8] کرتے ہوئے علماء نے توراہ جس سے مراد ہدیت یا نصیحت تھی کا ترجمہ تقریباً ۴۳۰ مرتبہ یونانی لفظ نوموس: νόμος کیا جو عبرانی توراہ کے درست معانی ظاہر کرنے سے قاصر ہے اسکے معانی:

۱، کوئی قائم کردہ چیز، ۲ کوئی مستعمل چیز، ۳، اصول، قانون، حکم، ۴، کوئی بھی قانون، کسی وجہ سے بنایا گیا ضابطہ، ۵ موسیٰ کی شریعت، موسیٰ کی پانچ کتابیں۔ ۶ مسیحی دین، ایمان کا قانون، خاص کر محبت کا حکم وغیرہ ہیں۔[9]

یونانی لفظ نوموس دراصل یونانی "نیمو" νέμω سے ماخوذ ہے جسکے معانی چیزوں کو تقسیم کرنے کے ہیں۔ یہ خاص کر خوراک یا جانوروں کی گھاس یا چارہ تقسیم کرنے کے لئے استعمال ہوتا تھا۔[10] یوں نوموس کے لغوی معانی تقسیم، گروبندی، یا لائحہ عمل وغیرہ ہیں۔ نئے عہد نامہ کے مصنفین نے عہد عتیق کے یونانی متن سے اقتباس کرتے ہوئے یہی یونانی لفظ عبرانی توراہ کے لئے استعمال کیا۔ کتاب مقدس میں اکثر موسیٰ کی شریعت (תּוֹרַת מֹשֶׁה تورات موشہ، νόμος μωυσῆ نوموس موئسے) نظر آتی ہے (یشوع ۸:۳۲) جس سے مراد موسیٰ کی معرفت عطا کی گئی شریعت یا توریت ہے۔ مسیحی علماء کتاب مقدس کی پہلی پانچ کتب کیلئے Pentateuch (یونانی: Πεντάτευχος پانچ طومار) بھی استعمال کرتے ہیں۔

عہد عتیق میں مستعمل دیگر الفاظ جنکا ترجمہ ہفتادہ میں نوموس کیا گیا ہے مندرجہ ذیل ہیں۔

"דְּבַר دیوار" کلام، الفاظ (زبور ۱۱۹:۵۷) "דָּתדات" حکم، فرمان (آستر ۱:۱۳) "חקخوق" آئین، اصول (یشوع ۲۴:۲۵) "מִשְׁפָּט مشپاط" انصاف، عدل (یرمیاہ ۴۹:۱۲) "מִצְוָה متصواہ" حکم (امثال ۶:۲۰) "פִּתְגָם پتگام" فرمان (آستر ۱:۲۰)۔

# • فضل

عربی لفظ فضل کے معانی لغت کے مطابق یوں ہیں:

زبرف، جزم ض، امذع۔ برتری، بڑائی، فضیلت، لیاقت، علم یا رحم و کرم کا بڑھ چڑھ کر ہونا، مہربانی، عنایت، کرم، وفور، زیادتی۔[11]

فزونی اور زیادتی، بچی ہوئی چیز، ج:۔فُضُول مص (ن۔س) زیادہ ہو جانا۔[12]

فضل کے لئے عبرانی لفظ חֵן خین ہے (سامی زبانوں میں ایک عام اصطلاح، مثلاً اکادی فعل ''اینی نو'' بمعنی رحم کرنا، اور ''ہینو'' بمعنی احسان) یہ لفظ عہد عتیق میں تقریباً ۶۹ مرتبہ نظر آتا ہے اور اسکا استعمال کئی مفاہیم میں کیا گیا ہے۔کتاب مقدس کے اُردو ترجمہ میں اسکا ترجمہ ، مقبول ہونا (پیدایش ۸:) رحم (پیدایش ۸:۶، ۸:۳۳) کرم (پیدایش ۳۲:۵، ۳۰:۲۷) عزت (خروج ۳:۲۱، ۱۲:۳۶) مہربانی (خروج ۱۱:۳) عزیز (آستر ۲:۱۷) لطافت (زبور ۴۵:۲، امثال ۲۲:۱۱) زینت (امثال ۱:۹، ۳:۲۲) نیک سیرت (امثال ۲۲:۱، ۱۱:۱۶) گران بہا (امثال ۱۷:۸) وغیرہ کیا گیا ہے۔

חֵן خین کے بنیادی معانی: ۱۔ فضل، مہربانی، خیر خواہی۔ ۲۔ حسن سلوک، زینت۔ ۳۔ کسی کی نظر میں پسندیدہ ہونا، کسی کو قبول ہونا، کسی پر فوقیت رکھنا[13] وغیرہ ہیں۔
خین کا مادہ عبرانی חָנַן (خانَن) ہے جو عہد عتیق میں تقریباً ۸۰ بار استعمال ہوا ہے اور اسکے معانی: ۱۔ کسی کی طرف راغب ہونا، رحم کرنا۔ ۲۔ رحم کے ساتھ دینا۔ ۳۔ ترس کھانا۔ وغیرہ ہیں۔[14]

عموماً یہ سمجھا گیا ہے کہ ''فضل'' نئے عہد نامہ کی تعلیم ہے اور عہد عتیق فضل کے نظریہ سے خالی ہے مگر یہ نظریہ عہد عتیق کے عبرانی متن پر غور کرنے سے غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ عہد عتیق خُدا تعالیٰ کے فضل کی درست بنیاد فراہم کرتا ہے جو اپنی مکمل صورت عہد جدید میں اختیار کرتی ہے۔ عہد عتیق میں فضل، بجائے لفظی طور پر استعمال ہونے کے عملی طور پر مستعمل نظر آتا ہے[15] جہاں انسان یا خُدا کی نظر میں مقبول ہونے یا فضل کے لائق ہونے پر زور دیا گیا ہے۔ جس سے مراد برکات کا حصول، خیر خواہی کی امید، یا جان بخشی لی جاسکتی ہے۔ جیسے حضرت نوح، حضرت ابرہام حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل وغیرہ۔ لفظ חֵן کوئی غیر مادی خوبی نہیں بلکہ ایک کارفرما اصول ہے جسکا اظہار مختلف قسم کے فوائد کے ذریعہ دیکھا جاسکتا ہے۔[16] لفظ خین کا عہد عتیق میں بنیادی استعمال اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ خُدا (یا انسان) کی نظر میں مقبول ہونا یا قابل رحم ہونا سے مراد کسی چیز کو بنا اسکا حقدار ہوتے ہوئے مفت حاصل کرنا ہے۔

خروج ۳۴:۶-۷ میں اسی لفظ خین سے ماخوذ ایک اور لفظ חַנּוּן خانون بمعنی فضل والا خُدا تعالیٰ کی عظیم صفت کے اظہار کے لئے استعمال ہوا ہے اور اسکا ترجمہ خُدائے کریم (אֵל חַנּוּן - ایل خانون) گیا ہے۔ خُدا تعالیٰ کی یہ صفت (یعنی خانون) خُدا تعالیٰ کی ایک اور صفت یعنی قہار (חֵמָה خیماہ) کی ضد ہے، کتاب مقدس میں بارہا اس بات کو دوہرایا گیا ہے کہ خُداوند رحیم اور کریم (חַנּוּן) ہے۔ جو قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے۔ مزید دیکھئے زبور ۸۶:۱۵۔ ۱۰۳:۸

اسکے علاوہ عبرانی بائبل میں اسی لفظ خین/خانَن سے بننے والے دیگر الفاظ بطور اسم معرفہ بکثرت استعمال ہوئے ہیں جو کہ اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ عہد عتیق میں خُدا تعالیٰ کے فضل کا نظریہ پوری طرح موجود تھا۔

(ا) خَناتون/حناتون חַנָּתֹן۔ (یشوع ۱۹:۱۴) جس پر فضل/مہربانی کی گئی ہو۔ زبولون کے علاقے کی شمالی سرحد پر ایک قصبہ۔

(ب) یوخانان/یوحنا יוחנן۔

(ج) خَنَن ایل/حنن ایل חֲנַנְאֵל۔ (یرمیاہ ۳۱:۳۸) خُدا کا فضل/مہربانی۔ یروشلیم کی دیوار میں ایک برج۔

(د)خَننیاہو/حننیاہ חֲנַנְיָהוּ۔اہل عبران میں ایک عام نام جو دونوں عُہود میں کئی مرتبہ (تقریباً ۸ بار) استعمال ہوا ہے۔[۱۶]

لفظ خین کا معانوی اظہار ہمیں ہارونی برکت (گنتی ٦-۲۴:۲٦) میں بھی نظر آتا ہے جہاں: יָאֵר יְהוָה פָּנָיו אֵלֶיךָ یائر یہوواہ پاناؤ ایلیخا (یہوواہ اپنا چہرہ تجھ پر جلوہ گر فرمائے) یعنی یہوواہ تیری طرف راغب/متوجہ ہو، کو וִיחֻנֶּךָּ وی خُونے خا (اور تجھ پر مہربان/پُر فضل رہے) کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔

نئے عہد نامہ میں فضل کے لئے ہفتادی ترجمہ میں عموماً استعمال ہوئے یونانی لفظ χάρις (خَرس Charis) کو استعمال کیا گیا ہے جسکے معانی بمطابق لغت یوں ہیں:

ا،فضل۔جس سے خوشی، مسرت، حسن، خوبصورتی، حسن گفتار ظاہر ہو۔۲، خیر خواہی، رحم، احسان۔جسکا اظہار خُدا انسان کے دل پر روح القدس کے وسیلہ کرتا ہے۔۳، جو فضل سے کیا جائے۔الٰہی فضل کی روحانی حالت، فضل کا نشان یا ثبوت، تحفہ ۴، شکر۔(فوائد، خیر خواہی، خدمات کا) انعام۔[۱۷]

یہ لفظ عہد نامہ جدید میں ۱۵۰ سے زائد مرتبہ استعمال ہوا ہے صرف پولوس ہی اسے تقریباً ۱۰۰ بار استعمال کرتے ہیں، یہ لفظ خاص طور پر خطوط میں تسلیمات کیلئے کئی بار استعمال ہوا ہے جو اس بات کا اظہار ہے کہ ایمانداروں کی زندگی میں خُدا کے فضل کی ضرورت مسلسل ہے۔(رومیوں ۱٦:۲۴۔ ا کرنتھیوں ۱:۳،۱٦:۲۳۔ گلتیوں ۱:۳، ٦:۱۸۔عبرانیوں ۱۳:۲۵۔ ا پطرس ۱:۲، ۵:۱۰)

عام یونانی اور مذہبی اصطلاح دونوں میں ہی یہ لفظ وسیع مفہوم رکھتا ہے جسکا ترجمہ کسی ایک لفظ سے کرنا ممکن نہیں۔یہی وجہ ہے کہ عہد جدید میں اسکا مفہوم ظاہر کرنے کے لئے مختلف الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔اُردو ترجمہ میں خَرس کا ترجمہ، فضل (لوقا ۱:۳۰، ۱:۴۰، ۴:۲۲) مقبولیت (لوقا ۲:۵۲، اعمال ۷:۱۰) احسان (لوقا ٦-۳۲:۳۳) عزیز رکھنا (اعمال ۲:۴۷) رعایت (۳:۲۵) بخشش (رومیوں ۴:۴) شکر (رومیوں ٦:۱۷) توفیق (۱۲:۳،٦) وغیرہ کیا گیا ہے۔

خَرس یونانی χαίρω (خیرو) سے ماخوذ ہے جسکے لغوی معانی: شادمانی، خوش ہونا، تعریف کرنا اور تسلیمات وغیرہ ہیں[۱۸]۔χαίρω سے مشتق دیگر الفاظ خَرس کے بنیادی مفہوم کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتے ہیں جن میں: χαρίζομαι[۱۹] (خیر وزومائی-معاف کرنا، قبول کرنا رحم کرنا۔ ) χάριν[۲۰] (خَرن-خاطر، خوشی میں، حمایت میں۔χάρισμα)[۲۱] (خریسما-تحفہ، نعمت، انعام۔χαριτόω)[۲۲] (خَرے وٹوو-قابل قبول، خوبصورت، حسن افزا۔)συγχαίρω[۲۳] (سُن خیرو-خوش ہونا، کسی کی خوشی میں شریک ہونا۔)εὐχαριστέω[۲۴] (یو خَرے سیٹو-شکر گزاری کرنا، شکر گزار ہونا شامل ہیں۔) سویوں خَرس کے بنیادی معانوں میں حمایت، نعمت، خوبصورتی، مقبولیت، احسان اور شکر گزاری وغیرہ ہیں۔

لفظ خَرس یونانی دیومالا میں بھی مستعمل نظر آتا ہے جہاں خَرس Hephaestus دیوتا کی بیوی بتائی گیٔ ہے۔اسکا علاوہ یہ جمع کہ صیغہ خیرائٹس (χαριτες) Charites میں تخلیق اور حسن کی تین دیویوں کے مشترکہ لقب کے طور پر بھی نظر آتا ہے۔[۲۵]

دیگر عبرانی اور یونانی الفاظ جنکا استعمال خین/خَرس کے ساتھ کیا گیا ہے۔

عبرانی: חֶסֶד خے سید، (شفقت) אֱמֶת ایمیت، (سچ، حق) רַחוּם راخوم، (کرم، مہربانی) רָצוֹן راصون (لُطف، کرم)۔

یونانی: ἔλεος ایلےاوس، (ترس) οἰκτιρμός اوکترماس (رحمت)

## • ایمان

عربی لفظ "ایمان" کے معانی لغت میں یوں مرقوم ہیں کہ:

ایمان۔ع،اسم مذکر۔(۱)لغوی معنی: بےخوف کرنا،امن دینا۔اصطلاحی معنی: عقیدہ،دھرم،اعتقاد،دین۔(۲)اعتبار،یقین۔(۳)سچ،حق، دیانت، منصفی۔(۴)نیّت،ارادہ۔[۲۶]

اردو میں لفظ ایمان عربی سے داخل ہوا ہے اور اسکے اصطلاحی معانی کوئی مخصوص عقیدہ، مذہب، یا کسی چیز پر اعتقاد ہے۔ایمان کہ ایک معانی سچا، راست یا برحق سمجھنا بھی ہیں۔عہد عتیق میں جس لفظ کا ترجمہ اکثر "ایمان" کیا گیا ہے وہ אֱמוּנָה(ایمونہ) ہے۔جو دراصل אֵמוּן(ایمون) کی تانیث ہے۔

کتاب مقدس میں اس لفظ کا استعمال بے حد وسیع ہے ایمون یا ایمونہ کا اردو ترجمہ، ایمان(حبقوق ۲:۴) وفا(استثنا ۳۲:۲۰۔امثال ۲۰:۶) دیانتدار(امثال ۱۳:۱۷۔۱۴:۵) سچائی(زبور ۹۶:۱۳) امن (یسعیاہ ۳۳:۶) راستکار( امثال ۱۲:۲۲) راستی (یرمیاہ ۳:۹) راستبازی(یسعیاہ ۱۱:۵) برحق (زبور ۱۱۹:۸۶) اور امانتداری ( ۱ سلاطین ۲۲:۷)وغیرہ کیا گیا ہے۔

تاہم عبرانی میں ایمان کے معانی بہت وسیع ہیں، کتاب مقدس میں ایمان کسی حقیقت پر مستحکم رہنے کا نام ہے، اس ایمان میں وفاداری، دیانت، سچائی اور استحکام بیک وقت کام کرتے ہیں اور یہی عبرانی لفظ ایمونہ کے بنیادی معانی بھی ہیں۔یہ لفظ ایمونہ کلام میں سب سے پہلے خروج ۱۷:۱۲ میں نظر آتا ہے جہاں یہ اپنے بنیادی معانوں میں استعمال ہوا ہے(יָדָיו אֱמוּנָה עַד-בֹּא הַשָּׁמֶשׁ ہاتھ اسکے مستحکم رہے سورج کے جانے تک)اور اسکا ترجمہ "مظبوطی سے اٹھے رہے" کیا گیا ہے۔

ایمونہ کے لغوی معانی: ۱ مظبوطی، استقلال، استحکام ۲ تحفظ (عربی امان) ۳ ایمانداری، وفاداری، ایمان، اعتماد اور بھروسا وغیرہ ہیں۔[۲۷]

ایمونہ کا مادہ سامی زبانوں میں عام استعمال ہونے والی جڑ אמן(الف میم نون) ہے اور اس میں استحکام یا تحفظ کے بنیادی معانی پنہاں ہیں[۲۸] جس سے مراد کسی حقیقت پر ثابت قدم رہنا، کسی شخص یا چیز کے لئے سہارا ہونا یا لا تبدیلی وغیرہ ہے۔اسٹرانگز کانکورڈس کے مطابق آمان سے مراد: قائم ہونا(مظبوطی سے)، بنانا، امان دینا، بطور والدین پرورش کرنا(گنتی ۱۱:۱۲)اور اخلاقی معانوں میں قابلِ بھروسا ہونا، یقین کے لائق ہونا یا برحق ہونا ہیں(۱ سموئیل ۲۲:۱۴، یرمیاہ ۴۲:۵، ایوب ۱۲:۲۰)[۲۹]۔

ایمونہ(ثابت قدمی، استحکام) کو سمجھنے کیلئے ۲ تواریخ ۲۰:۲۰ بہت معاون ہے، جہاں یہ لفظ اپنے بنیادی معانوں میں استعمال ہوا ہے۔خُداوند اپنے خُدا پر ایمان رکھو تو تُم قائم کیے جاؤگے۔(הַאֲמִינוּ בַּיהוָה אֱלֹהֵיכֶם וְתֵאָמֵנוּ = ایمان رکھو تم میں یہوواہ خُدا اپنے اور قائم ہوگے تم)یہی بات یسعیاہ ۷:۹ میں بھی دہرائی گئی ہے۔ اگر تم ایمان نہ لاؤگے تو یقیناً تم بھی قائم نہ رہوگے۔(אִם לֹא תַאֲמִינוּ כִּי לֹא תֵאָמֵנוּ = اگر نہیں ایمان لاؤگے تم یقیناً نہیں قائم ہوگے تم)[۳۰] اسی لفظ کا ترجمہ یسعیاہ ۲۲:۲۳ میں مظبوط(בְּמָקוֹם נֶאֱמָן بیاقوم نےاے مان=میں مظبوط مقام) کیا گیا ہے۔

لہذا عہد عتیق میں ایمان لانے یا ایمان رکھنے کے معانی، استحکام، مظبوطی، ثابت قدمی اور امان ہے اور اس سے مجازی مراد کسی شے، انسان یا خدا کی طرف دیانت داری، وفا، سچائی، امن، اور اعتماد کا اظہار ہے۔کتاب مقدس میں ایمان سے متعلق اہم حوالہ پیدایش ۱۵:۶ ہے جسے عہد جدید میں بھی اکثر استعمال کیا گیا ہے۔تاہم عموماً ان حوالاجات میں ایمان کی تشریح کرتے ہوئے عہد عتیق کے طرز فکر کو نظر انداز کیا جاتا ہے جس سے بعض اوقات عہد جدید اور عہد عتیق میں تضاد معلوم ہوتا ہے۔

پولوس پیدایش ۱۵:۶ کو متعدد بار "صرف ایمان سے راستبازی" کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں (رومیوں ۳:۲۸، گلتیوں ۳:۶) جبکہ یعقوب رسول بھی پیدایش ۱۵:۶ کو ہی بنیاد بنا کر نجات من الاعمال کی تعلیم دیتے ہیں (یعقوب ۲:۲۳)۔یہ تضاد عبرانی طرز فکر کو ذہن میں رکھنے سے فوراً دور ہو جاتا ہے۔

یعنی جب پولوس اپنے قارئین کو صرف ایمان سے نجات پانے کی بابت لکھتے ہیں تو وہ ایموناہ/آمان کے بنیادی معانوں کا استعمال کرتے ہیں یعنی اس حقیقت پر مستحکم/ثابت قدم رہنے کی بات کرتے ہیں کہ نجات خُدا تعالی کے فضل کے وسیلہ اور خُدا کی مفت بخشش ہے لیکن جب یعقوب رسول ایمان کا ذکر کرتے ہیں تو وہ ایموناہ/آمان کے لغوی معانوں کے ساتھ ساتھ اسکے مجازی معانوں کو بھی مد نظر رکھتے ہیں یعنی خُدا تعالی پر ایمان کو خُدا تعالی سے وفاداری، سچائی، دیانتداری اور استحکام مراد لیتے ہیں اور پیدایش ۶:۱۵ کا تقابل پیدایش ۲۶:۵ سے کرتے ہیں [۳۱]۔ یعقوب رسول کے مطابق کسی کی طرف آپکی وفاداری/دیانت داری (ایمان) کا انحصار جذبات یا سوچ پر نہیں ایسی وفاداری تو منافقین یا شیاطین بھی رکھتے ہیں یعنی آپ صرف اپنے دل یا جذبات میں کسی سے وفادار نہیں ہو سکتے آپکی وفا اور دیانت کا اظہار آپکے "اعمال" سے ہوتا ہے۔ انکے مطابق کسی کے اعمال اسکے زندہ ایمان (وفا، دیانت) کا ثبوت ہیں کہ کوئی شخص کسی سے وفادار ہے۔ (مقابلہ کریں: خُداوند پر تُوکل کر اور نیکی کر زبور ۳۷:۳۔)

کتاب مقدس میں لفظ ایموناہ خُدا تعالی کا اسم صفت (אֵל אֱמוּנָה-ایل ایموناہ بمعنی خُدائے امین) بھی ہے ۔ اور اسکا اردو ترجمہ وفادار خُدا اور انگریزی ترجمہ Faithfull God کیا گیا ہے۔ جو خُدا تعالی کے سچا اور برحق ہونے کی دلیل ہے کہ وہ اپنے وعدوں کے پکے اور سچے ہیں [۳۲]۔ مزید دیکھئے زبور ۳۳:۳، ۳۶:۵، ۴۰:۱۰

אמן کے مادہ سے بننے والے الفاظ مندجہ ذیل:

אֻמְנָם (اُمنام- فی الحقیقت، واقعی) אֹמֶן (اومین- سچائی، حقیقت) אָמוֹן (آمون- ماہر کاریگر) אֵמוּן (ایمون- ایمانداری، دیانتداری)، אֱמֶת (ایمیت- حق، سچ)

نئے عہد نامہ اور ہفتادی ترجمہ میں ایموناہ/آمان کا ترجمہ عموماً یونانی πίστις پِسٹِس (Pistis) کیا گیا ہے۔ کتاب مقدس میں اس لفظ کے استعمال سے اسکے معانی یوں سمجھے جا سکتے ہیں کہ :

۱، حقیقت کا احساس (جیسے خُدا کے وجود کا کہ وہ ہی جہان کا خالق ومالک ہے)، اعتماد، بھروسا، ایسا کردار جس پر انحصار کیا جا سکے۔
۲، رغبت، جیسے کسی کو الفاظ سے مائل کر نا ریقین دلانا۔ ۳، یقین رکھنا، ایمان رکھنا۔ [۳۳]

پسٹس کا ترجمہ عہد جدید کے اردو ترجمہ میں عموماً، ایمان (متی ۸:۱۰) ثبوت (عبرانیوں ۱۰:۲۲) اور دیانت داری (طِطُس ۲:۱۰) وغیرہ کیا گیا ہے۔ تاہم جب ہم پسٹس کے لغوی ماخوذات واستعمال پر غور کرتے ہیں تو اسکے معانی اور لفظ کے پیچھے موجود نظریات کو سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ پِسٹِس کے لغوی معانی کسی حقیقت کا احساس (کسی حقیقت سے آگاہی) وغیرہ ہیں۔ قدیم یونانی استعمال میں اس سے مراد کسی چیز ضمانت (Assurance) لی جاتی تھی یعنی سچائی کی جانب کلی طور پر راغب ہونا۔

دیگر عبرانی اور یونانی الفاظ جنکا استعمال ایموناہ/پسٹس کے ساتھ یا گیا ہے مندجہ ذیل ہیں۔

בָּטָח (باطاخ- توکل) מִבְטָח (موطاخ- اعتماد) חָסָה (خاصاہ- پنہاں لینا)

Πείθω (پے تھو- یقین) πιστεύω (پِستیو- بھروسا πληροφορία (پلیرافوریا- کامل اِعتِقاد)

# حاصلِ کلام:

جب ہم کتاب مقدس میں مستعمل الفاظ کا مطالعہ انکی اصل زبانوں میں کرتے ہیں تو خیالات و نظریات کی ایک بلند دیوار نظر آتی ہے جسے عبور کرنا کتاب مقدس کو خُدا تعالی کی مرضی کے عین مطابق سمجھنے کے لئے بے حد ضروری ہے۔

دیوار کے اِس طرف خُدا تعالی کی توریت ہمیں کوئی قانونی ضابطہ یا فوجداری احکام کی فہرست معلوم ہوتی ہے جبکہ دیوار کے اُس پار توراہ خُدا تعالی کی ہدایات، نصیحتیں اور تعلیم ہے جو اس سے بطور شفیق باپ اپنی اولاد کی اصلاح کے لئے عطا کی ہے۔

دیوار کے اس پار خُدا کا فضل نئے عہد نامہ کی کلیسیاء کے لئے مخصوص کوئی غیر مادی احساس ہے۔ لیکن دیوار کے اس پار خُدا کا فضل یعنی اسکی نظر میں قابل رحم ہونا صرف عہد جدید کی نہیں بلکہ بیابان کی کلیسیاء، بزرگان اسرائیل بلکہ ابتداء انسانیت سے ہر فرد بشر کے لئے جاری ہے۔ کیونکہ ''خین'' خُدا ہی کی صفاتِ مقدسہ کا ایک مظہر ہے۔

دیوار کے اِس طرف ایمان کسی حقیقت کو تسلیم کرنے یا اسکی جانب راغب ہونے کے غیر مادی احساس کا نام ہے مگر خُدا تعالی کی منتخب زبان، معاشرے اور طرز فکر میں ایمان استحکام، وفاداری اور دیانت داری کا نام جسکا اظہار ایمان دار کے اعمال سے ہوتا ہے۔

יְהוָה (یہوواہ) جو ہر بشر سے علیم تر ہے ہم سب کو اپنی کامل توریت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب انکی مقدس نظر میں ہر روز فضل کے لائق ٹھہریں اور اپنے ایمان میں مستحکم رہیں۔

دعا ہے کہ یہ ادنی و حقیر سے کاوش قاری کے لئے علم اور روحانی ترقی کا باعث ہو۔ آمین!!

دُعا گو: حُنین وقاص حنان
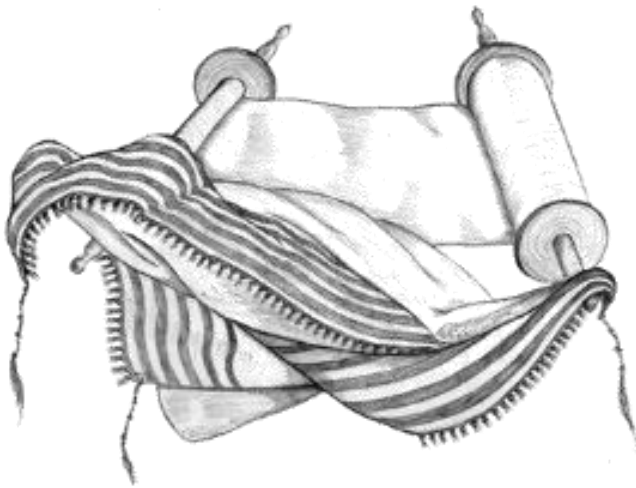
# کتابیات

۱؎ نور اللُغات، جلد سوئم، صفحہ ۳۶۹ نومبر ۱۹۵۹ مطبوعہ انڑ نیشنل پریس کراچی

۲؎ Ancient Hebrew Dictionary, Jeff A. Benner, Virtual bookworm Publishing Inc. USA, Page 159

۳؎ The Comprehensive Etymological Dictionary of the Hebrew Language, page: 696 by: Ernest Klein, 1987, The Israel Map And Publishing Company Ltd.

۴؎ Hebrew And English Lexicon Including The Biblical Chaldee, From The Latin Of William Gesenius, Page 1125 By: Edward Robinson, 1865, Published By Crocker And Brewster, Boston.

۵؎ Ibid: page 1125

۶؎ Ibid Page 424

۷؎ Strong's Hebrew Concordance H3384

۸؎ عہد عتیق کا قدیم یونانی ترجمہ اردو میں اسے ہفتادی ترجمہ بھی کہا جاتا ہے۔

۹؎ Greek-English Lexicon Of The New Testament, Page 427 By Joseph Henry Thayer, 1886 American Books Company

۱۰؎ Strong's Greek Concordance G3551

۱۱؎ جہانگیر اُردو لغت، صفحہ ۱۰۴۲، از وصی اللہ کھوکھر، جہانگیر بکس اردو بازار لاہور۔

۱۲؎ بیان اللسان عربی اردو ڈکشنری مع لغات القرآن، صفحہ ۶۱۷۔ دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔

۱۳؎ Hebrew And English Lexicon Including The Biblical Chaldee, From The Latin Of William Gesenius, Page 328 By: Edward Robinson, 1865, Published By Crocker And Brewster, Boston

۱۴؎ Ibid Page 330

۱۵؎ The Oxford Companion To The Bible, By: Bruce M.Metzger, Michael D.Coogan, Page 260, Oxford University Press, New York 1993.

۱۶؎ Synonyms of the old testament, Page 179 by: Robert gridlestone, Longmans, green and Co, London. 1871.

۱۶؎ تمام ناموں کی فہرست کے لئے دیکھئے۔ قاموس الکتاب، ایف ایس خیر اللہ، (طبعِ پنجم) ۱۱۹۳۔ مطبوعہ، مسیحی اشاعت خانہ ۳۶ فیروز پور روڈ لاہور، صفحہ ۱۱۹۶،۳۳۸۔

۱۷؎ Greek-English Lexicon Of The New Testament, Page 665, 666. By: Joseph Henry Thayer, 1886 American Books Company

۱۸؎ Ibid Page 663 664.

۱۹؎ Strong's Greek Concordance 5483.

۲۰؎ Strong's Greek Concordance G5484.

۲۱؎ Strong's Greek Concordance G5486.

۲۲؎ Strong's Greek Concordance G5487.

۲۳؎ Strong's Greek Concordance G4796.

۲۴؎ Strong's Greek Concordance G2168.

۲۵؎ The Dictionary of Greek And Roman Biography And Mythology, by: William Smith LL,D. Vol I, Page 686, Boston.

۲۶؎ فرہنگ آصفیہ، سید احمد دہلوی، جلد اول (ترمیم شدہ) رفاہِ عام پریس لاہور، ۱۹۰۸، صفحہ ۲۴۱

۲۷؎ Hebrew And English Lexicon Including The Biblical Chaldee, From The Latin Of William Gesenius, Page 64 By: Edward Robinson, 1865, Published By Crocker And Brewster, Boston

۲۹؎ Strong's Hebrew Concordance H530

۳۰؎ انگریزی کے این آئی وی ترجمہ میں اس آیت کا ترجمہ If you do not stand firm in your faith, you will not stand at all کیا گیا ہے۔

۳۱؎ اسلئے کہ ابرؔہام نے میری بات مانی اور میری نصیحت اور میرے حکموں اور قوانین و آئین (توریت/شریعت عبرانی וְתוֹרֹתָי) پر عمل کیا۔

۳۲؎ (استثنا ۳۲:۴)

۳۳؎ Greek-English Lexicon Of The New Testament, Page 518. By: Joseph Henry Thayer, 1886 American Books Company